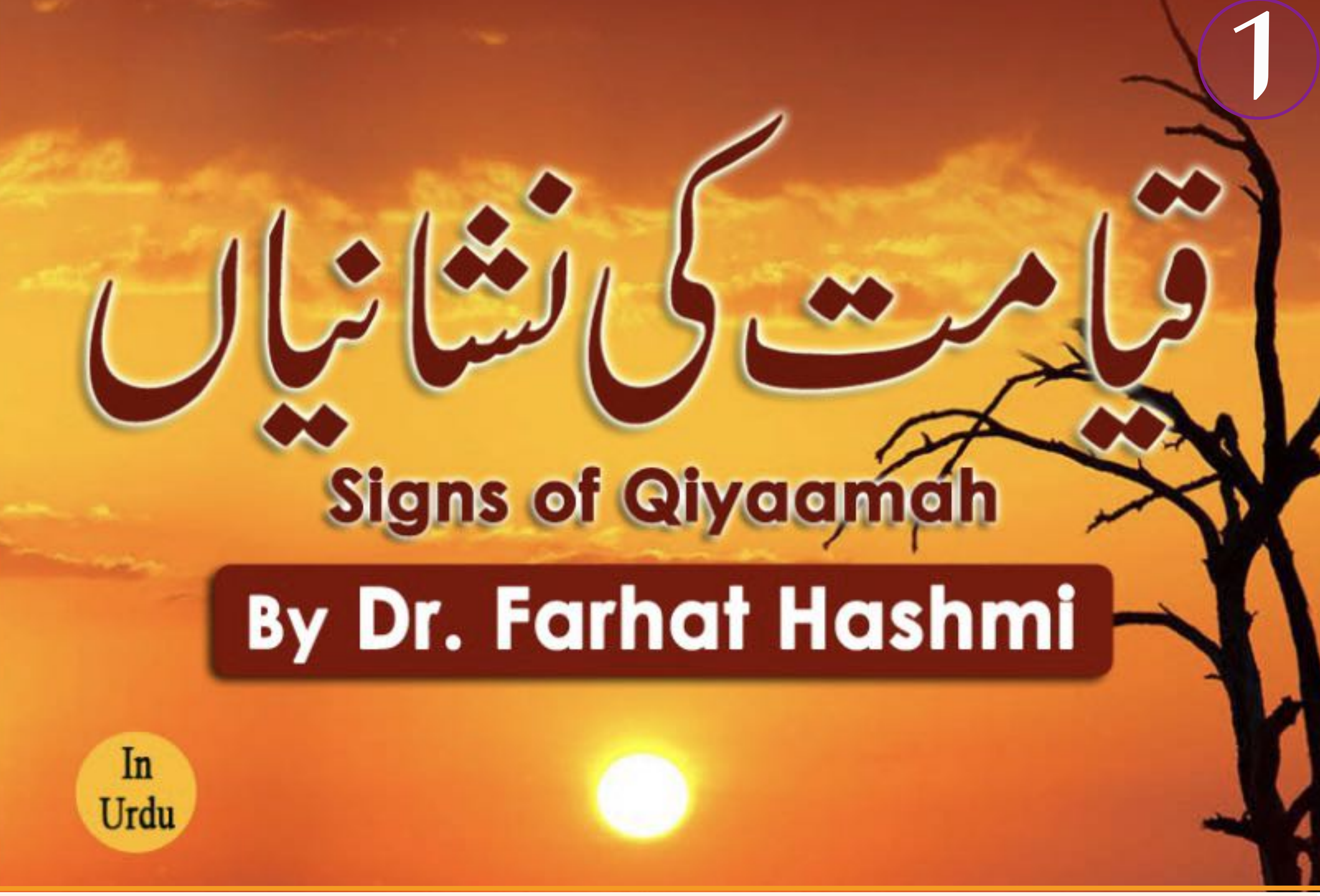

Lesson-1

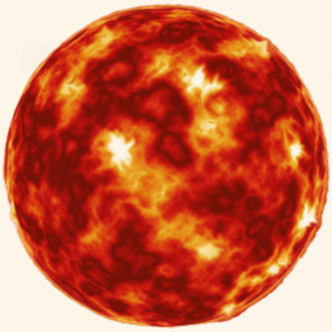

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامات قیامت

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں، جب وہ خود ہی آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہے گا۔

اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ، ہماری یہ زندگی ، اس دنیا کی زندگی ہمشہ کی زندگی نہیں ہے، اس زندگی کو ایک دن ختم ہو جانا ہے حقیقی زندگی تو کل شروع ہونے والی ہے جو موت کے بعد ہے یعنی جو قیامت کے بعد جنت یا جہنم کی شکل میں ہوگی اس لئۓ بہت ضروری ہے کہ ہم اس کی فکر کریں آخرت میں جیئیں ، دنیا میں تو جی رہے ہیں لیکن آخرت میں جینا شروع کریں اس کے خیالات میں جیئیں اس کے بارے میں سوچا کریں اس کی تیاری کیا کریں

- قیامت کا آنا برحق ہے
- اس کی علامات بھی ظاہر ہو چکیں ہیں
- ان علامات سے نصیحت حاصل کرنی ہے

قیامت کیا ہے؟

قیامت ایک عام سا واقعہ نہیں ہے ، بلکہ کائنات کی فنا اور پھر نئی زندگی کا ایک عظیم حادثہ ہے ۔ جس سے بڑھ کر کوئی اور حادثہ نہیں

ایک عظیم حادثہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ () يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (الحج:2-1)

لوگو ! اپنے رب سے ڈرتے رہو بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اس سے غافل ہوجائے گی جسے اس نے دودھ پلایا اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور آپ لوگوں کو نشے میں دیکھیں گے ، حالانکہ وہ ہرگز نشے میں نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے

يَآيُّهَا النَّاسُ
اے لوگو

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
ڈرو اپنے رب سے

إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ①
بے شک زلزلہ قیامت کا چیز ہے بہت بڑی

يَوْمَ تَرَوْنَهَا
جس دن تم دیکھو گے اسے

تَذْهَلُ
غافل ہو جائے گی

كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ
ہر دودھ پلانے والی اس سے جسے اس نے دودھ پلایا تھا

وَتَضَعُ
اور گرا دے گی

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا
ہر حمل والی حمل اپنا

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
اور آپ دیکھیں گے لوگوں کو نشہ میں

وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى
حالانکہ نہیں (ہوں گے) وہ نشہ میں

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ②
اور لیکن عذاب اللہ کا بہت سخت ہے

ساری کائنات کو متاثر کرنے والا حادثہ

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ () وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً () فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ () وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ () وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ [الحاقۃ:17-13]

پھر جب صور میں ایک دفعہ پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ تو اس دن ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے آپ کے رب کے عرش کو اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

نظام ارضی اور نظام فلکی تباہ ہوجانا

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (1) وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (2) وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ [الانفطار:3-1]

جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے بکھر کر گر پڑیں گے اور سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا (المزمل:14)

جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ بھر بھری ریت کے پھسلتے ہوئے تودے بن جائیں گے۔

قیامت

لغوی معنی

القیامۃ

قام یقوم کا مصدر

اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں بہت بڑے بڑے واقعات پیش آئیں گے وہ امور جن کی طرف بہت سی آیات اور احادیث اشارہ کرتی ہیں،

اور انہی امور میں سے ایک لوگوں کا اللہ عزوجل کے سامنے کھڑے ہونا ہے

قیامت کے نام

یوم القیامۃ/ قیامت کا دن (قرآن میں ستر بار)

الیوم الآخر/ آخرت کا دن

الواقعۃ/ واقع ہونے والی

الساعۃ/ ایک گھڑی

یوم البعث/ دوبارہ اٹھائے جانے کا دن

یوم الخروج/ نکلنے کا دن

القارعۃ/ کھٹکھٹانے والی

یوم الفصل/ فیصلے کا دن

یوم الدین/ سزا وجزا کا دن

یوم الحسرۃ/ حسرت کا دن

یوم الخلود/ ہمیشہ رہنے کا دن

یوم الحساب/ حساب

الغاشیۃ/ ڈھانپ لینے والی

الصاخۃ/ بہرا کرنے والی

الطامۃ الکبری/ سب سے بڑی مصیبت

الحاقۃ/ ہوکر رہنے والی

یوم الوعید/ وعید کا دن

یوم الآزفۃ/ قریب آنے والا دن

یوم الجمع/ جمع ہونے کا دن

یوم التلاق/ ملاقات کا دن

- یوم التناد / ایک دوسرے کو پکارنے کا دن
- یوم التغابن / ہار جیت کا دن / خسارہ اٹھانے کا دن
- یوم المشہود / حاضر ہونے کا دن
- یوم عقیم / بے برکت / بانجھ دن
- یوم عبوس قمطریر / چہروں کے بگاڑنے کا، سخت تیوری چڑھانے والا دن
- یوم الموعود / وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے

یوم المآب/ لوٹنے کا دن

یوم العرض/پیش ہونے کا دن

یوم الخافضۃ والرافعۃ/ مرتبے کو گرادینے والا اور مرتبے کو بلند کردینے والا دن

یوم القصاص/ قصاص کا دن

یوم الجزاء/ بدلے کا دن

یوم الزلزلۃ/ زلزلے کا دن

یوم الرجفۃ/ سخت زلزلے کا دن

یوم الناقور/ صور میں پھونکنے کا دن

یوم التفرق/ جدا ہونے کا دن

یوم الصدع/ (ہر چیز کے) پھٹ جانے کا دن

یوم البعثرۃ/ قبروں سے نکل کھڑے ہونے کا دن

یوم الندامۃ/ ندامت کا دن

یوم الغرار/ دھوکہ کھانے کا دن

قیامت کا آنا برحق ہے

قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الجاثیۃ:26)

کہہ دے اللہ ہی تمہیں زندگی بخشتا ہے، پھر تمہیں موت دیتا ہے، پھر تمہیں قیامت کے دن کی طرف (لے جا کر) جمع کرے گا، جس میں کوئی شک نہیں اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قیامت وعدے کا وقت

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ

(القمر:46)

بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا راتوں کو اٹھ کر لوگوں کو قیامت کے آنے سے ڈرانا

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو ! اللہ کو یاد کرو ، اللہ کو یاد کرو۔ آگئی کانپنے والی اور اس کے بعد زلزلے کا ایک اور جھٹکا آپڑے گا، آگئی موت اپنی سختیوں کے ساتھ۔

[سنن الترمذي:2457]

صحابہ کا خطبوں میں قیامت کے قریب آنے کی یاددہانیاں کروانا

عبد الرحمن سلمی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مدائن سے ایک فرسخ کی مسافت پر پڑاؤ کیا۔جب جمعہ آیا تو ہم اس میں حاضر ہوئے اور ہمیں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔انہوں نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے اور چاند شق ہو گیا اور سن لو کہ قیامت واقعی قریب آگئی ہے اور سن لو چاند واقعی شق ہو گیا ہے۔سن لو ! کہ دنیا نے جدا ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔سن لو ! آج تو میدان لگا ہوا ہے۔کل دوڑ کا مقابلہ ہو گا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کیا کل لوگ دوڑ کا مقابلہ کریں گے؟تو انہوں نے فرمایا:اے میرے بیٹے ! تم تو بالکل ہی جاہل ہو۔اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آج عمل ہے اور کل کو اس کا بدلہ ملے گا۔

جب دوسرا جمعہ آیا تو ہم حاضر ہوئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا پس انہوں نے فرمایا بے شک اللہ فرماتا ہے:قیامت قریب آگئی ہے اور چاند شق ہو گیا ۔ سن لو ! دنیا نے جدا ہونے کا اعلان کر دیا ہے ۔ سن لو ! آج تو میدان لگا ہے ۔کل کو دوڑ کا مقابلہ ہو گا اور سن لو ! اس دوڑ کی انتہا آگ ہے اور سبقت لے جانے والا وہ ہے جو جنت کی طرف سبقت لے جائے

قیامت کب آئے گی؟

قیامت کا تعلق ایمان بالغیب سے ہے

آخرت کے دن پر اور اس کی علامات پر ایمان لانے کا تعلق اس غیب پر ایمان لانے کے ساتھ ہے جس کا عقل ادراک نہیں کر سکتی اور وحی کی صورت میں جو نص موجود ہے اس کے علاوہ اس کو جاننے کا کوئی طریقہ موجود نہیں ہے۔

[أهمیّة الإیمان بالیوم الآخر وأثره علی سلوک الإنسان" - الکلم الطیب]

قیامت کا علم اللہ کے پاس

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ... (لقمان:34)

بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے۔

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ... (فصلت:47)

اسی کی طرف قیامت کا علم لوٹایا جاتا ہے۔

مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی قیامت کا علم نہیں

لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ

انبیاء کو بھی اس کا علم نہیں

اللہ تعالی کا قیامت کے دن کو مخفی رکھا

قیامت کو مخفی رکھنے کی وجہ

امام آلوسی رحمہ اللہ اس بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے قیامت کا علم اس لیے مخفی رکھا ہے کیونکہ شرعی حکمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے، کیونکہ قیامت کا مخفی ہونا اطاعت کی طرف زیادہ دعوت دینے والا ہے اور نافرمانی سے بہت زیادہ روکنے والا ہے، جیساکہ انسان کی موت کے وقت کو بھی خاص طور پر اسی لیے مخفی رکھا گیا ہے۔

اور آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو قیامت کے وقت کا علم نہیں تھا، اور اجمالی طور پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قیامت کے قریب ہونے کو جانتے تھے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے اس کی خبر بھی دی ہے۔

اسی لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے خوف اور خشیت کو اختیار کرتے ہوئے قیامت کی تیاری رکھے اور اس بات کا احساس رکھے کہ اللہ اپنے تمام بندوں کو ان کے تمام حالات میں دیکھ رہا ہے۔

[علامات یوم القیامۃ بالتفصیل - موضوع]

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

ہر انسان کی موت اس کی قیامت ہی ہے

اور ہر آنے والی چیز قریب ہوتی ہے اور موت ہر حال میں آکر رہنے والی ہے اور ہر انسان کی موت دراصل اس کی قیامت کا قائم ہونا ہے۔ اور جو زمانہ گزر چکا ہے اس کی نسبت قیامت قریب ہے۔

تو دنیا کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ گزرے ہوئے حصے سے قلیل ہے۔

(القرطبي:14/171.)

قیامت کا آنا قریب ہی ہے

أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (النحل:1)

اللّٰہ کا حکم آگیا، سو اس کے جلد آنے کا مطالبہ نہ کرو، وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بناتے ہیں۔

ابن کثیر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت میں اللّٰہ نے قیامت کے بہت قریب آجانے کو ماضی کے صیغے کے ساتھ بیان فرمایا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قیامت لامحالہ وقوع پذیر ہونے والی ہے۔ [تفسیر ابن کثیر].

حساب کا وقت قریب ہی ہے

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ (الأنبياء:1)

لوگوں کے لیے ان کا حساب بہت قریب آگیا اور وہ بڑی غفلت میں منہ موڑنے والے ہیں۔

یعنی اس کے لیے عمل اور اس کی تیاری نہیں کر رہے

اللہ تعالی کا قیامت کے قریب ہونے کی خبر دینا

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ **لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا** (الأحزاب:63)

لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو کہہ دیجیے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تجھے کیا چیز معلوم کرواتی ہے، **شاید قیامت قریب ہو۔**

کافروں کا قیامت کے دور سمجھنا

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا () وَنَرَاهُ قَرِيبًا (المعارج:7-6)

بیشک وہ اسے دور خیال کر رہے ہیں۔اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں

قیامت کا اچانک آئے گی

قیامت کے آنے میں ایک لمحہ لگنا

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (النحل:77)

اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور قیامت کا معاملہ نہیں ہے مگر آنکھ جھپکنے کی طرح، یا وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

صور پھونکنے والا فرشتہ تیار کھڑا ہے

قیامت کے دن کو قائم کرنے کے مقاصد

اللہ کا اس کائنات کو کھیل تماشے کے لیے نہ بنانا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ () لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ لَدُنَّاإِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ(الأنبياء:17-16)

اور ہم نے آسمان، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے انہیں محض کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا۔ اگر ہم چاہتے کہ کوئی کھیل بنائیں تو یقینا اسے اپنے پاس سے بنا لیتے، اگر ہم کرنے والے ہوتے۔

اللہ کا مخلوق کو بے کار نہیں بنایا

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى (القیامۃ:36)

کیا انسان گمان کرتا کہ اسے بغیر پوچھے ہی چھوڑ دیا جائے گا ؟

دنیا ایک امتحان کی جگہ

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ **لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ** عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (الملک:2)

وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔

اللہ کا لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھا کر عمل کا اختیار دینا

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا () **إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ** إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا

(الإنسان:3-2)

بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک ملے جلے قطرے سے پیدا کیا، ہم اسے آزماتے ہیں، سو ہم نے اسے خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا بنا دیا۔ بلاشبہ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ وہ شکر کرنے والا بنے اور خواہ ناشکرا۔

دنیا دار العمل | آخرت دار الجزا

نیک لوگوں کو صلہ دینے کے لیے قیامت قائم کی جانا

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ () لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (یونس:64-63)

وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔ انھی کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں کے لیے کوئی تبدیلی نہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (یوسف:57)

اور یقینا آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے کہیں بہتر ہے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

نیک لوگوں کو ان کے عمل کی بہترین جزا ملنا

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ () الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (العنکبوت:59-58)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم انھیں ضرور ہی جنت کے اونچے گھروں میں جگہ دیں گے، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں، یہ ان عمل کرنے والوں کا اچھا بدلہ ہے۔ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں

کوشش کرنے والوں کو ان کی محنت کی جزا ملنا

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا (الإسراء:19)

اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی، جو اس کے لائق کوشش ہے، جبکہ وہ مومن ہو تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش ہمیشہ سے قدر کی ہوئی ہے

ظالموں کو ان کے اعمال کی سزا دینے کے لیے قیامت قائم کی جانا

متکبرین اور فاسقین کو سزا دینے کے لیے قیامت کے دن کو قائم کرنے کی ضرورت

برے لوگوں کو ان کے قبیح اعمال کی سزا دی جانا

وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى (طہ:127)

اور اسی طرح ہم اس شخص کو جزا دیتے ہیں جو حد سے گزرے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور یقینا آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

نیکی اور بدی کرنے والوں میں فرق واضح کرنے کے لیے قیامت قائم کی جانا

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ () وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (الجاثیۃ:22-21)

یا وہ لوگ جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا، انھوں نے گمان کرلیا ہے کہ ہم انھیں ان لوگوں کی طرح کردیں گے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے؟ ان کا جینا اور ان کا مرنا برابر ہوگا؟ برا ہے جو وہ فیصلہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

حقداروں کو ان کے حق دلانے کے لیے قیامت کا دن قائم کیا جانا

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ
كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً
مَّحْيَاهُم وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	السَّاعَةَ
تو نہیں	وہ انتظار کرتے	مگر	قیامت کا

اَنْ	تَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً
کہ	وہ آجائے ان کے پاس	اچانک

فَقَدْ	جَآءَ	اَشْرَاطُهَا
تو تحقیق	آچکیں	علامات اس کی

فَاَنّٰى	لَهُمْ	اِذَا	جَآءَتْهُمْ	ذِكْرٰىهُمْ ⑱
تو کہاں سے ہوگی	ان کے لیے	جب	آجائے گی ان کے پاس	نصیحت ان کی

لوگ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ اس کی علامات ظاہر ہو چکی ہیں

انسان کی خواہشات ان پر غالب آچکی ہیں

جب قیامت کی گھڑی آجائے گی، ان کی مدت مقررہ اختتام کو پہنچ جائے گی تو ان کا نصیحت پکڑنا اور اللہ کی رضا کا طلب گار ہونا کس کام آئے گا؟

اس وقت کوئی نصیحت ان کے لیے فائدہ مند نہ ہوگی جیسا کہ فرمایا:

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى (الفجر:23) اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا اور (اس وقت) اس کے لیے نصیحت کہاں۔

[تفسیر ابن کثیر]

قیامت کا آنا نصیحت کا وقت نہیں بلکہ بدلے کا وقت ہے

عذاب کو دیکھ کر ایمان لانا ناقابل قبول ہے

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ... (غافر:85)

پھر یہ نہ تھا کہ ان کا ایمان انھیں فائدہ دیتا، جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔

وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ (سبأ:52)

اور وہ کہیں گے ہم اس پر ایمان لے آئے، اور ان کے لیے دور جگہ سے (ایمان کو) حاصل کرنا کیسے ممکن ہے

علامات قیامت کا معنی و مفہوم

أشراط الساعة

أشراط

شَرَطُ

(کی جمع)

علامت

أشراط الساعة

قیامت کی علامات

کسی چیز کی ابتدائی چیزوں کو بھی "الأشْرَاط" کہا جاتا ہے،

اور اسی سے بادشاہ کے مخصوص ساتھیوں کو "شَرَطُ السُّلْطَانِ" کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے لیے کچھ خاص نشانیاں مقرر کر لیتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی شناخت ہوتی ہے۔

الساعۃ

شرعی اصطلاح

دنیا کی آخری مدت کا اور قیامت کے قائم ہونے کے زمانے کا نام ہے جس میں مخلوقات کی زندگی کا خاتمہ کردیا جائے گا اور کائنات کا نظام درہم برہم ہوجائے گا، اور اس کا نام "الساعۃ" ۔۔۔اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں جلدی حساب کردیا جائے گا،

یا اس کا نام "الساعۃ" اس لیے رکھا گیا ہے یہ کائنات پر ناگہانی طور پر برپا ہوجائے گی اور ایک ہی چیخ سے تمام مخلوق مرجائے گی،

اور "علامات الساعۃ" ۔۔۔سے مراد وہ اشارے ہیں جو قیامت سے پہلے آئیں گے اور یہ اشارے قیامت کے قریب ہونے پر دلالت کریں گے۔

[آتی أمر اللہ فلا تستعجلوہ - موضوع]

أشراط الساعة

بڑی علامات سے پہلے پیدا ہونے والے اسباب

لغوی معنی

أشراط

- وہ علامات ہیں جو کسی چیز سے پہلے نمودار ہوتی ہیں
- وہ علامات ہیں جن کے فورا بعد قیامت قائم ہو جائے گی
- وہ اس چیز پر دلالت کرتی ہیں

أشراط الساعة

اصطلاحی معنی

- وہ علامات ہیں جو قیامت کے دن سے پہلے رونما ہوں گی
- قیامت کے آنے پر دلالت کریں گی

حلیمی کہتے ہیں کہ پہلی زندگی کے خاتمے کی کچھ ابتدائی چیزیں ہیں ان کو "أشراط الساعة" کہا جاتا ہے اور یہ قیامت کی نشانیاں ہیں،

بیہقی کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ علامات ہیں جو قیامت کے قائم ہونے سے پہلے رونما ہوں گی اور اس کے قائم ہونے کے قریبی زمانے پر دلالت کریں گی،

ابن حجر کہتے ہیں کہ " الاشراط " سے مراد وہ علامات ہیں جن کے فورا بعد قیامت قائم ہوجائے گی۔

[أشراط الساعة، عبد اللہ بن سلیمان الغفیلي]

علامات قیامت سے مراد وہ حادثات و واقعات ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئیاں فرمائی تھیں کہ قیامت سے پہلے یا آخری زمانے میں ان کا ظہور ہوگا۔

[علامات قیامت ، از عمران ایوب لاہوری]